بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسۡمِ اللهِ، وَ الۡحَمۡدُ لله، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحۡبِهِ وَمَنۡ وَّالاَه، أَمَّا بَعۡدُ:

23: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ پنجم

کن سلفیاً علی الجادۃ کی شرح کا درس جاری ہے، فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام بن سالم بن رجاء السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں اور ہم پہنچے تھے اس باب پر "طريق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع"۔

جب شیخ صاحب نے تفرقے کی حدیث کو بیان فرمایا اور اُس میں فرقۃ الناجیۃ کا ذکر بھی کیا اور پھر "أسباب هلاك الأمم السابقة" کا ذکر کیا کہ تفرقہ اور کثرت سے اختلاف کرنا سبب تھا تو پھر شیخ صاحب نے علاج بیان فرمایا۔

تو علاج کیا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "وإن طريق الخلاص من الفُرقة والإختلاف"، فُرقہ اور اختلاف ہوا ہے (تفرقہ بھی اور اختلاف بھی) اب طریق الخلاص کیا ہے علاج کیا ہے؟ "وإن طريق الخلاص" (بے شک خلاص، نجات کا راستہ) "من الفرقة والإختلاف" (اختلاف اور تفرقے سے) "هو باتباع طريق الفرقة الناجية المنصورة" (ایک ہی طریقہ ہے "هو باتباع طريق الفرقة الناجية المنصورة" (الفرقۃ الناجیۃ المنصورۃ کے راستے کی اتباع کرنا ہے) "وهي الجماعة" (اور یہ جماعت ہے)۔ اور یہ کون ہیں؟ "وهم الذين يسيرون على وفق منهج النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه" (اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سلم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے منہج کے مطابق چلنے والے ہیں)۔ صحابہ کرام کا منہج نبوی منہج سے جدا نہیں ہے، براہ راست اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرنے والوں کا وہی منہج ہے جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منہج تھا۔ "لا يعدلون عن ذلك ولا يحيدون عنه" (نہ تو اس منہج سے دوری اختیار کرتے ہیں اور نہ ہی اس منہج

کو چھوڑتے ہیں)"إن طریق الخلاص"(بے شک خلاص کا راستہ نجات کا راستہ)"هو اتباع السلف الصالح"(سلف الصالح کی اتباع)۔کس چیز میں؟"قولاً وعملاً واعتقاداً"(قول میں ان کی اتباع(سلف صالحین کی اتباع)، عمل میں ان کی اتباع،اعتقاد میں ان کی اتباع)۔

یعنی یہ نہیں کہیں گے ہم کہ اصول میں ہم اَشعری ماتریدی ہیں یا اصول میں ہم اہل الکلام کی پیروی کرنے والے ہیں، فروع میں ہم حنفی ہیں یا کوئی اور ہیں اور اخلاق میں یا طریقتاً ہم کچھ اور ہیں۔ نہیں نہیں! ایسے نہیں ہوتا۔ واضح الفاظ ہیں کہ نہیں ہم کیا پڑھ رہے ہیں رسالے کا نام کیا ہے؟"کن سلفیاً علی جادۃ"(جو سلف کا راستہ ہے جو واضح راستہ ہے اس پر چلو اس سے دائیں بائیں نہ ہٹو)۔ راستہ جب ایک ہے تو پھر اصولاً، فروعاً، طریقتاً جدا جدا مختلف کیوں ہے بھئی؟! اس کا مطلب ہے راستہ جدا ہے طریق مختلف ہے۔

پھر سے سنیں"إن طریق الخلاص"(خلاص اور نجات کا راستہ)"هو"(یہی ہے)۔ کیا ہے؟"اتباع السلف الصالح"(سلف الصالح کی اتباع)۔ کون ہیں؟ صحابہ کرام ہیں، تابعین اور اتباع التابعین و من تبعھم باحسان إلی یوم الدین۔ کس چیز میں؟"قولاً وعملاً واعتقاداً"(قول میں، عمل میں، اعتقاد میں)۔ یہ تین چیزیں کیا چیز ہیں؟ ایمان ہیں(سبحان اللہ)۔ اور ایمان کیا ہے؟ مکمل دین ہے۔ نہیں ہے! ایمان کے بغیر دین ہے؟! دین کی بنیاد ہے اور مکمل دین ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک جیسے نام ہیں۔ جب ایمان کہا تو اسلام اس میں داخل ہے کہ نہیں؟ جب اسلام کہتے ہیں تو ایمان اس میں شامل ہے کہ نہیں؟ تو قول، اعتقاد اور عمل سب اس کے اندر شامل ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مکمل دین میں ہم اتباع کرتے ہیں پیروی کرتے ہیں سلف الصالحین کی۔"وعدم مخالفتهم أو الشذوذ عنهم"(اور یہ بھی لازمی ہے تاکہ اتباع مکمل ہو اُن کی مخالفت کسی صورت میں نہیں کرنی اور نہ ان سے دور یا جدا کوئی اور راستہ اختیار کرنا ہے)۔

"قال تعالیٰ"اب اس کی دلیل کیا ہے کہ قولاً و عملاً و اعتقاداً سلف صالحین کی ہم بات مانتے رہیں کیوں بھئی نصوص تو ہیں نصوص کافی نہیں ہیں ہمارے لیے بار بار تم لوگ کہتے ہو کہ قرآن اور سنت پھر سلف کی فہم ہم تو یہ دو چیزیں جانتے ہیں قرآن اور سنت جانتے ہیں بس یہ تیسری چیز کہاں سے آگئی؟! آیئے دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں"قال تعالیٰ"﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾(النساء:115)۔

اور یہ منہج السلف کی بنیاد کی دلیل اس آیت کریمہ میں ملتی ہے ہمیں، جو منہج السلف کا قیام ہے وہ اس آیت کی بنیاد پر ہے یعنی یہ اُن آیتوں میں سے ہے منہج السلف قائم ہے جن پر۔

﴿وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ﴾ (اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشاقت کرتا ہے شدید اختلاف کرتا ہے) ﴿مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡھُدٰی﴾ (اس کے بعد کہ اسے ہدایت کا راستہ دکھا دیا گیا(﴿تَبَیَّنَ﴾ ہدایت کا راستہ اسے واضح ہوا بیان ہوا)) ﴿وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ (اور اتباع کرتا ہے پیروی کرتا ہے مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی)۔

مومنوں کا راستہ کس چیز میں ہے قول عمل اعتقاد یا صرف قول ہے صرف عمل ہے صرف اعتقاد ہے صرف اخلاق ہے صرف سیاست ہے صرف کوئی چیز ہے یا مکمل دین ہے ؟ مکمل دین ہے۔ صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ کسی نے کہا نہیں خلافت کے اصول یہ ہیں یا کسی نے کہا کہ نہیں خلافت کے اصول یہ نہیں ہیں؟ کسی نے کہا کہ اخلاق ایسے ہونے چاہئیں یا کسی نے کہا کہ نہیں اخلاق ایسے ہونے چاہئیں ؟ اخلاق اور طریقتاً کوئی آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ صدیقی طریقہ ہے فاروقی طریقہ ہے علوی طریقہ ہے عثمانی طریقہ ہے دیکھا ہے کبھی آپ نے، نہیں؟! ان کے شاگرد نہیں تھے ان کے کوئی حلقات علم نہیں تھے نہیں پڑھاتے تھے ؟ یعنی قرآن اور سنت انڈیا پاکستان میں کیسے پہنچا بغیر علم کے پہنچا بغیر آگے سے علم کو پھیلانے سے پہنچا بغیر تعلیم کے پہنچا گیا؟ اس وقت ضرورت کیوں نہیں تھی کیوں یہ تفرقے نہیں تھے ؟ کیونکہ ان کا قول ان کا عمل، ان کا اعتقاد، ان کے اخلاق، ان کی سیاست سب کی ایک جیسی تھی، قائم تھی اس مٹھی کی طرح سب چیزوں میں ایک جیسے تھے۔

فرشتے تھے اختلاف نہیں کرتے تھے ؟ فرشتے نہیں تھے اختلاف بھی ہوتا تھا لیکن اصول میں نہیں ہوتا تھا، فروع میں کبھی ہو جاتا تھا اور اس کی وجہ بھی تقویٰ تھا اللہ تعالیٰ کا ڈر تھا ہٹ دھرمی نہیں تھی جیسے آج اختلاف اُمت میں ہے۔ کس چیز پر قائم ہے ؟ اکثر اختلاف جو ہے وہ ہٹ دھرمی پر قائم ہے، واضح نصوص سامنے ہیں تب بھی کہتے ہیں نہیں ہمارے امام نے تو کچھ اور کہا ہے !

اچھا آپ کے امام کی مخالفت کئی اور آئمہ نے کی ہے پھر ! آپ کے امام ہی اکیلے صحیح سمجھنے والے ہیں تو وہ آئمہ کیا غلط سمجھنے والے تھے ؟ ! ایک طرف آپ کا امام ہے دوسری طرف بیس امام ہیں تو بیس اماموں سے غلطی کا زیادہ اندیشہ ہے یا

ایک امام سے زیادہ ہے ؟ایک سے زیادہ ہے۔ پھر کامن سینس (Common Sense) ہے کہ نہیں ؟! عقل کو آگے کرنا اور اہل کلام کی بات کرنا تو یہاں پر کیوں مار کھا جاتے ہیں پھر ؟!

الغرض ﴿وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ﴾ یہ شاہد ہے کہ جو ایسا کرے گا کیا کریں گے اس کے ساتھ کیا سزا ہو گی؟ ﴿نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ﴾ (جو وہ چاہتا ہے اسے اس کے حوالے کر دیں گے یہ راستہ اس کے لیے آسان کر دیں گے لیکن) ﴿وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا﴾ دنیا میں یہی راستہ آسان کر دیا آخرت میں ﴿وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا﴾ نعوذ باللہ من الخذلان۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "فاتباع سبيل المؤمنين" (سبیل المؤمنین کے راستے کی اتباع)۔ سبیل المؤمنین کون ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "وهم الصحابة" (یہ صحابہ ہیں) "وأتباعهم من الأئمة المهديين بإحسان" (اور ان کی اتباع کرنے والے ہدایت یافتہ اماموں میں سے ہیں)۔ ہر امام نہیں کیونکہ اس زمانے میں آئمۃ الضلال بھی تھے کہ نہیں؟ نہیں تھے! قدری تھے پھر بعد میں جہمی آئے پھر دوسرے جو اہل بدعت میں سے تھے وہ آئے (قدری دوسرے اور معتزلی بعد میں آئے) تو اہل بدعت بھی موجود تھے کہ نہیں لیکن شیخ صاحب فرماتے ہیں "وهم الصحابة"۔ یہ سن لیں کہ سبیل المؤمنین اور سلف صالحین دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک ہی گروپ کے تعلق سے مختلف دو نام ہیں۔ المؤمنین سے مراد سلف صالحین ہیں یہاں پر سبیل راستہ ہے کون ہیں؟ "وهم الصحابة" (صحابہ کرام ہیں) "وأتباعهم من الأئمة المهديين بإحسان" (ہدایت اماموں میں سے وہ جو احسان کے ساتھ اتباع کرنے والے ہیں)، کیونکہ اتباع تو بہت سارے لوگ کرتے ہیں لیکن احسان کے ساتھ بہت کم لوگ کرتے ہیں)۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں "وهو سبيل النجاة" (اور یہی راستہ نجات کا راستہ ہے)۔

یہ تو ہمیں پتہ چل گیا علاج کیا ہے تفرقے سے، اختلاف سے، ہلاک سے بچنے کا راستہ ذریعہ کیا ہے؟ سلف کی اتباع۔ دلیل واضح ہے اور پہلی دلیل گزر چکی تھی تہتّر فرقے کی جو حدیث ہے کہ بہتّر جہنم میں ایک جنت میں تو "عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ" قرآن اور سنت ہے۔ لوگ کہتے ہیں نا قرآن اور سنت کافی ہے حدیث کو دیکھیں ذرا "عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ" قرآن اور

سنت ہے"وَأَصْحَابِي"قرآن اور سنت کی صحیح سمجھ ہے صحیح فہم ہے یہ قید ہے۔تو یہ تیسری بات ہم لوگ نہیں لے کر آئے اور تیسری بات دونوں سے جڑی ہوئی ہے ان دونوں سے جدا نہیں ہے۔

جیسے قرآن بغیر حدیث کے سمجھنا ممکن نہیں ہے اسی طریقے سے علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن اور حدیث کو بغیر فہم سلف کے سمجھنا ممکن نہیں ہے۔واضح ہے؟ علامہ البانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں"عَلَي مَا أنَا عَلَيْهِ (القرآن والسنة)"، "وَأَصْحَابِي"قرآن اور سنت کی صحیح فہم، صحیح سمجھ ہے۔

جو بہتّر فرقے ہیں وہ سب"عَلَي مَا أنَا عَلَيْهِ"پر ہیں کہ نہیں؟قرآن اور سنت کی بات کر رہے ہیں تو اُمتی اُمتی ہے نا اگر قرآن اور حدیث کے خلاف تورات انجیل کی بات کرتے تو اُمتی نہ ہوتے نا! وہ کہاں تھے وہ پہلے یہود اور نصاریٰ میں شامل ہوتے کہ نہیں؟یعنی میری اُمت ہے اس کا مطلب ہے قرآن اور سنت کی بات کریں کہ نہیں قرآن اور حدیث کی بات کریں گے نہیں؟کریں گے۔لیکن جو ایک فرقۃالناجیۃ ہے جو نجات پانے والا فرقہ ہے ایک امتیازی تمغہ ہے اُس کے پاس کیا ہے؟قرآن اور سنت کی بات کرتے ہیں صحیح فہم صحیح سمجھ کے ساتھ اور صحیح فہم صحیح سمجھ کا ایک ہی راستہ ہے"فاتباع سبيل المؤمنين"، اگر غیر ہے تو مشاقۃ ہے لازمی ہے۔آیت کی ابتداء میں مشاقۃ ہے تو غیر سبیل المؤمنین ہے اگر سبیل المؤمنین ہے تو مشاقۃ ممکن ہی نہیں ہے(سبحان اللہ)۔

یہ تو ہم نے جان لیا اتباع کیسے کی جاتی ہے یہ جانا ہے؟تسلسل دیکھا ہے نا اس طریقے سے آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"والاتباع إنما يكون صحيحاً بثلاثة أمور"(صحیح اتباع صرف تین چیزوں سے ممکن ہے)"تتلخص مما سبق من النصوص"(گزرے ہوئے نصوص کی روشنی میں جو بیان ہو چکے ہیں)"وهذه الأمور الثلاثة هي"اور یہ تین چیزیں یہ ہیں:

1-"الإعتصام بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنا)۔

2-"عدم التفرق والإختلاف في الكتاب والسنة"۔مضبوطی سے تھامنا کتاب اور سنت کو اس کے بغیر ممکن نہیں ہے جو دوسرا پوائنٹ ہے یہ، یہ تینوں لازم اور ملزوم ہیں اور یہ تین ہی صحیح اتباع کی علامات ہیں نوٹ کر لیں۔ صحیح اتباع کی علامات کیا ہیں؟یہ آپ تین دکھائیں گے اور یہی تین ہی صحیح اتباع کی شرطیں بھی کہہ سکتے ہیں علامات بھی کہہ سکتے ہیں

بنیادیں بھی کہہ سکتے ہیں، کچھ بھی کہہ سکتے ہیں یہ تین ہیں(۱)"الإعتصام بکتاب اللہ وسنة رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم"۔
(۲)"عدم التفرق والإختلاف في الکتاب والسنة"(قرآن اور سنت میں تفرقہ اور اختلاف نہ کرنا)۔
"اعتصام" اگر مضبوطی سے تھامنا قرآن اور سنت کو تو ممکن نہیں ہے جب تک کہ ان دونوں میں اختلاف اور تفرقہ ختم نہ ہو۔ ممکن ہے کیا؟ ہم نے مضبوطی سے تھاما ہے قرآن اور سنت کو اور ہمارا اختلاف بھی ہے تھام سکتے ہیں سب مضبوطی سے جس کا اختلاف ہے وہ چھوڑے گا نا کیا خیال ہے؟ تو یہ لازم وملزوم ہے کہ نہیں؟ تیسرا دیکھیں:
3-"أن یکون اتباع الکتاب والسنة مقیداً بفهم السلف الصالح لا بفهم غیرهم"(کہ کتاب اور سنت کی اتباع مقید ہو سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق ان کے علاوہ کسی اور کی سمجھ کے مطابق نہیں)۔
یہ لازم وملزوم ہے کہ نہیں؟ تفرقہ اور اختلاف کو چھوڑنے کے لیے یہ لازم نہیں ہے کیا کہ ہماری سمجھ ایک ہو؟ کیا خیال ہے تفرقہ اور اختلاف کب مٹے گا؟ جب ہمارا اتفاق ایک ہوگا۔ کس چیز پر اتفاق ہوگا؟ سمجھنے میں ہوگا نا۔ دیکھیں تلاوت میں اختلاف ہے؟ بریلوی بھی وہی پڑھتا ہے جو ہم پڑھتے ہیں ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ بڑی خوبصورت قرأت میں۔﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾
جتنے بھی فرقے ہیں ایسے ہی پڑھتے ہیں کہ نہیں؟ اختلاف کیوں ہے؟ پڑھنے کی حد تک اختلاف نہیں ہے، زیر زبر میں اختلاف نہیں ہے کس چیز میں اختلاف ہے؟ سمجھنے میں (سبحان اللہ)۔
تو جب سمجھ میں خلل ہوا تفرقہ بھی لازمی آیا جب تفرقے کو مٹانا ہے تو کیا کرنا پڑے گا؟ سمجھنا ہوگا۔ کامن سینس (Common Sense) کی بات ہے بھئی کوئی خاص ڈگری حاصل کرنا لازمی ہے اس کے لیے؟ خاص علم یا کسی خاص یونیورسٹی میں داخلہ لازمی ہے؟ (سبحان اللہ)۔ جب ملیریا پھیل جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہوں گے کہ لوگ جو کھڑکیوں کی جالیاں ہیں نا وہ خریدنا شروع کر دیتے ہیں بزنس بڑا چمک جاتا ہے بھئی مچھر کا جالی سے کیا تعلق ہے؟ ہے تعلق کہ نہیں ہے کیا تعلق ہے؟ جب مچھر آئے گا ہی نہیں تو پھر ملیریا کہاں سے ہوگا کامن سینس (Common Sense) ہے کہ نہیں؟ اب اس میں کوئی کہے کہ نہیں یہ جالیوں کا اس سے کیا تعلق ہے؟ میرے بھائی جب اختلاف ہے تو اس کی بنیادی وجہ دیکھو کیا ہے۔ ملیریا ہے تو پھر سر میں درد بھی ہے، بخار بھی ہے بہت ساری تکلیفیں بھی ہیں درد

کی دوائی دیتے رہو گے تو مار دو گے مریض کو۔ ظالم ہیں وہ ڈاکٹر جو صرف درد کی دوائی پر گزارا کرتے ہیں! صحیح تشخیص کرو خون کا سیمپل لو ملیریا ہے تو اس کی دوائی دو مریض ٹھیک ہے۔

امت میں اختلاف ہے اور ہم علاج کریں اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے مزید اختلاف کر کے مریض بچے گا یا مرے گا؟! آج امت میں اس علاج سے تفرقے بڑھتے جا رہے ہیں یا کم ہوتے جا رہے ہیں اللہ کے لیے مجھے بتائیں بڑھ رہے ہیں کہ نہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ علاج میں خلل ہے کہ نہیں؟ تو علاج کیا ہے؟ دو لفظوں میں علاج ہے سلف کی اتباع یہی علاج ہے نا۔ اتباع کیسے کریں؟ تاکہ یہ نہ کہیں اتباع کا مجھے پتہ نہیں ہے کہ اتباع کیسے کی جاتی ہے، ملیریا کی دوائی پتہ نہیں کہاں سے ملتی ہے تو یہ بھی بتانا لازمی ہے کہ ملیریا کی دوائی آپ کو فارمیسی سے ملے گی۔ ڈاکٹر نے لکھ دی ہے اب وہ بے چارا دیکھ رہا ہے کہ میں کہاں پر جاؤں کس سُپر مارکیٹ سے ملے گی مجھے پتہ نہیں کسی نے بتایا نہیں مجھے! تاکہ اس کا کوئی بہانہ نہ رہے نا تو پھر ڈاکٹر کہتا ہے کہ یہ فارمیسی سے لو۔ کہتے ہیں کہ نہیں فارمیسی سے فارمیسی کیوں کہتے ہیں اندھا ہے مریض پتہ نہیں ہے اسے؟ تاکہ اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہو کہ آپ نے بتایا نہیں کہاں سے لیں ہم، نہیں!

تو اس لیے شیخ صاحب یہاں پر اتباع کیسے کرتے ہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اتباع پتہ نہیں کیسے کی جاتی ہے تو پھر اتباع کے یہ جو لازم اور ملزوم تین اسٹیپ ہیں یاد رکھیں:

۱-"الإعتصام بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم"۔

۲-"عدم التفرق والإختلاف في الكتاب والسنة"۔

۳-اور تیسرا ہے"أن يكون اتباع الكتاب والسنة "مقيداً" یہ لازمی ہے اب قید لازمی ہے۔ کس چیز کی؟" بفهم السلف الصالح لا بفهم غيرهم"۔ واضح ہو گیا؟

تین علامات کیا ہیں؟(۱) قرآن اور سنت کو مضبوطی سے تھامنا۔ (۲) تفرقہ اور اختلاف فوراً دور ہو جانا قرآن اور سنت میں۔ (۳) تیسرا قرآن و سنت کو سمجھنا ہے صحابہ کی فہم کے مطابق تاکہ کیا ہو؟ تفرقہ ختم اور اعتصام مضبوط ہو، اعتصام نہیں مضبوط ہو سکتا کبھی بھی بلکہ ہو ہی نہیں سکتا جڑ سے نہیں ہو سکتا جب تک کہ فہم صحیح نہ ہو۔ بات واضح ہے؟ یہ تین علامتیں ہیں صحیح اتباع کی۔

آگے بھی دیکھیں ایک اور بھی علامت ہے، تین یہ ہیں لیکن چوتھی جو ہے وہ اس سے لازم آتی ہے (اتباع سے لازم آتی ہے)۔ جب تین علامتیں پائی جائیں گی نا یہ تو چوتھی لازم آپ کو نظر آئے گی چوتھی کیا ہونی چاہیے کامن سینس (Common Sense) کی بات ہے:

4-جب اتباع ہو اور ابتداع نہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" هذا وَإن من لوازم "(اب اتباع کے لوازم میں سے کیا ہے)" وإن من لوازم الاتباع ترك الإبتداع في دين الله "(اتباع کے لوازم میں سے اللہ تعالیٰ کے دین میں بدعت کو ترک کرنا ہے)۔

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں متبع رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اتباع کرنے والا ہوں قرآن اور سنت کی۔ جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مناتے ہو؟ کہتا ہے ہاں۔ تو پھر اتباع کہاں ہے؟!" من لوازم الاتباع ترك الإبتداع" یہ لازم اور ملزوم ہیں اگر واقعی اتباع کرنے والے ہوتے تو بدعت سے بالکل دور ہوتے۔

سلف صالحین نے یہ بدعت کیوں ایجاد نہیں کی؟ کیونکہ اتباع کرتے تھے ان میں سے کسی ایک سے بھی ثابت نہیں ہے عجب بات دیکھیں! ہمارا ایمان ہے کہ امت میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام تھے،اُن میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے کہ کسی نے ایک مرتبہ بھی اپنی زندگی میں جشن منایا ہو، چالیس چالیس سال، ستّر ستّر سال۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی وفات سن 73 ہجری میں ہوئی اور سن 1 ہجری میں پیدا ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تو پہلے دن میں پیدا ہوئے تو اِن کی جو تاریخ ہے بڑی آسان ہے یاد کر لیں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی سن 1 ہجری میں پیدائش اور سن 73 میں وفات،اسلام میں پیدا ہوئے مدینہ طیبہ میں پیدا ہوئے ایک مرتبہ بھی جشن نہیں منایا محب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں تھے؟! چلو جو بڑے صحابہ تھے کبھی جاہلیت کا دور تھا بعد میں اسلام قبول کیا تو جو اسلام میں ہی پیدا ہوئے صحابہ ان میں سے ایک مرتبہ بھی کیوں ثابت نہیں ہے؟! کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ جو بھی دین میں نئی چیز ہے وہ بدعت ہے اور بدعت اتباع کی مخالف ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا دونوں کا ایک وقت میں جمع ہونا۔اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں" هذا و إن من لوازم الاتباع ترك الإبتداع في دين الله" اللہ تعالیٰ کے دین میں خاص طور پر بدعت نہیں۔ دنیا میں اس کا مطلب ہے؟ ہوتی ہے۔

عجب بات ہے بدعت دنیا میں خوبصورت ہے دین میں خرابی ہے، بدعت دنیا میں اچھی ہے دین میں بُری ہے۔ دنیا میں کیوں اچھی ہے؟ دنیا میں اگر بدعت اچھی نہ ہو تو اس وقت ہم یہ ریکارڈنگ نہ کر رہے ہوتے اور یہ درس اس طریقے سے باہر نہ جارہا ہوتا نہ یہ سارا یہ سسٹم ہوتا نہ یہ ویب سائٹ ہوتی اور نہ یہ سارے جو آپ کے سامنے خوبصورت موبائل رکھے ہوئے ہیں یہ عینک ہے اور یہ پتہ نہیں کیا کیا چیزیں ہیں یہ دنیا میں بدعت ہے بدعت میں ترقی ہے دنیا میں تب یہ چیزیں ہمیں ملی ہیں۔ جن گاڑیوں پر ہم آئے ہیں کیا خیال ہے اونٹ پر آنا ہوتا ہمیں گھر سے یا گھوڑے پر ہم آتے تو کتنی دیر لگتی آتے ہوئے یہاں پر! یہ ذرا امیجن (imagine) کریں یہ جو بِرج ہیں ان پر سارے گھوڑے پر جا رہے ہیں گھوڑے پر آ رہے ہیں! تو دنیا میں بدعت ہوئی تھی تو یہ سارا کام ہوا نا تو دنیا میں بدعت اچھی ہے اس لیے شیخ صاحب نے کیا فرمایا ہے؟ "ترك الإبتداع في دين الله" یہ قید لازمی ہے۔

"وقد تقدم جملة من النصوص الشرعية التي تأمر بالاتباع" (اور نصوص شرعیہ میں سے ایک جملہ یعنی بعض نصوص کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں جن میں اتباع کا حکم دیا گیا ہے یا جن میں اتباع کا حکم ہے) "وتحذر من الإبتداع" (اور جن میں بدعت سے آگاہی کا ذکر ہے) "وقد بشر النبي صلى الله عليه وسلم المتمسكين بسنته بأعظم بشارة و أكبر مقصد" (اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی ہے ان لوگوں کو جو مضبوطی سے تھامتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ایک عظیم بشارت سے اور بڑے خوبصورت مقصد سے) "يطلبه كل مؤمن" (ہر مومن جس کا طلب گار ہوتا ہے) "ويسعى إلى تحقيقه من كان في قلبه أدنى مسكة من إيمان" (اور اس مقصد کو پانے کے لیے ہر وہ شخص سعی کرتا ہے جس کے دل میں ایمان کا کم سے کم درجہ باقی رہتا ہے) "ألا وهو الفوز بالجنة" (اور یہ مقصد یہ مطلب یہ بشارت جنت ہی ہے) "والنجاة من النار" (اور جہنم سے نجات اور چھٹکارا ہے)۔

<u>دلیل</u>: "قال صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ" (میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہو گی) "إِلَّا مَنْ أَبَى" (سوائے ان لوگوں کے جو جنت میں جانے سے انکار کرتے ہیں (سبحان اللہ))۔ عجیب بات ہے کہ نہیں؟!

الفاظ کی طرف دیکھیں ذرا ''كُلُّ أُمَّتِي ''(میری ساری کی ساری امت)۔ کہاں جائیں گے؟ ''يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ'' ساری امت جنت میں جائے گی کتنی بڑی خوش خبری ہے! اِلا استثناء ہے ''إِلَّا مَنْ أَبَى'' (سوائے ان کے جو جنت میں جانے سے انکار کرتے ہیں)۔ اُمتی بھی ہیں عجب بات دیکھیں اور جنت میں جانے سے انکاری بھی ہیں!

''قَالُوا'' (صحابہ کرام نے عرض کی) ''وَمَنْ يَأْبَى رَسُولَ اللَّهِ'' (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کون جنت میں جانے انکاری ہو سکتا ہے؟) ''قَالَ'' (ذرا غور سے سنیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سن لیں) ''مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ'' (جس نے میری فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوا)۔ فرمانبرداری کے لیے اتباع لازمی ہے اس کے بغیر فرمانبرداری نہیں ہوتی، فرمانبرداری صرف زبان کا قول نہیں ہے فرمانبرداری عمل ہے اور عمل کا نام اتباع ہے اتباع کے بغیر اطاعت کا لفظ کھوکھلا ہے صرف نام کی اطاعت ہے۔ ''مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ'' جس نے میری اطاعت کی فرمانبرداری کی وہ تو جنت میں داخل ہوا، ''وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى'' (اور جس نے میری نافرمانی کی وہ جنت میں جانے سے انکاری ہے)۔

صحیح بخاری کی روایت ہے معروف روایت ہے، خوشخبری ہے اور پھر خطرہ بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وضاحت بھی ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے ''كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ'' بس خوش ہو جائیں کہ اُمتی سارے جنتی ہیں! آگے پڑھو نا اُمتی جنت میں ہیں آگے کیوں نہیں پڑھتے ہو آگے پڑھو! ''إِلَّا مَنْ أَبَى'' اب یہاں پر مسئلہ ہے۔ اور آخر میں ''مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى''۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں ''وأي إباء ورفض للسنة'' (اور اس سے بڑھ کر کیا انکار ہو گا جنت میں داخل ہونے سے) ''ورفض للسنة'' (اور سنت کو چھوڑنے سے) ''أعظم'' (اس سے بڑھ کر) ''من مخالفة أمره صلى الله عليه وسلم'' (جس میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت ہو)۔

یعنی کبھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کر سکتا ہے اُمتی ہو کر عجب بات ہے کہ نہیں؟! ہم میں سے کوئی شخص جب اُس کو اُس کا باس ہے آفس میں یا کوئی بڑا والد اس کو کوئی حکم دیتا ہے انکار کرتا ہے کیا خیال ہے؟! اچھے لوگ انکار کرتے ہیں؟! بُرے لوگ بھی سیلری کے لیے انکار نہیں کرتے تنخواہ لینی ہوتی ہے نا پتہ پھر

کٹے گی۔ عجب بات یہ ہے کہ امتی ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم بھی جانتے ہیں لیکن مانتے نہیں ہیں اس حدیث میں شامل ہیں کہ نہیں ”مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى“؟ جو حکم کو نہیں مانتا اُن لوگوں میں شامل ہے کہ نہیں ”مَنْ أَبَى“؟

اچھا کس طریقے سے کوئی شخص (اب دیکھیں یہ بڑی پیاری بات ہے) کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کر سکتا ہے اور جنت میں جانے سے انکاری ہو سکتا ہے اُس کا طریقہ بھی ہے کیا ہے؟ ”وذلك بالإحداث في الدين والإبتداع فيه“ (دین میں نئی چیز ایجاد کرنا اور بدعت کرنا دین میں ہی ایک راستہ ہے (جس میں اُبَی ہے یعنی جنت میں جانے سے انکار ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصیت ہے))۔

کہاں پر حکم ہے؟ ”عَلَيْكُم بِسُنَّتِي“ حکم ہے سنت کو ترک کرنا بدعت ہے اور ”إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ“ آگاہ کیا واضح الفاظوں میں کہ دین میں نئی چیز ہر گز ایجاد نہ کرنا۔ حکم کی پیروی ہوئی اطاعت ہوئی یا معصیت ہوئی بدعتی معصیت کر رہا ہے کہ نہیں؟ ”مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ“ اور ”مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ“ ان سارے نصوص کی نافرمانی ہے کہ نہیں؟ ان لوگوں میں شامل ہے کہ نہیں ”مَنْ أَبَى“؟ (سبحان اللہ)۔

آگے دیکھیں ”قال أبي بن كعب رضي الله عنه“ (ایک اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی کا ذرا فرمان سنیں سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ”عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ“ (تمہارے اوپر واجب ہے سبیل اور سنت پر چلنا)۔ علیکم وجوب کے لیے ہے ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمران: 97)، تو علی وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ ”عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ“ (تمہارے اوپر واجب ہے سبیل اور سنت پر چلنا)۔ کس سے مخاطب ہیں کس کو کہہ رہے ہیں؟ اپنے شاگردوں اور ان کے بعد میں آنے والے ان کی اتباع کرنے والے پھر ان کی اتباع کرنے والے ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين، نہیں! ”فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ، ذَكَرَ الرَّحْمَنَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ أَبَدًا“۔ اتنی خوبصورت خوشخبری اس عظیم عالم کی زبانی اگر کوئی شخص نہیں سمجھتا پھر اس نے کچھ سمجھا ہی نہیں ہے۔ سبیل اور سنت پر چلنا واجب ہے حکم دے رہے ہیں ”عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ“ کیوں؟ ”فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ“ (کیونکہ بے شک تحقیق کوئی بھی ایسا بندہ نہیں ہے) ”عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ“ (جو سبیل اور سنت پر قائم ہے) ”ذَكَرَ الرَّحْمَنَ“ (اللہ تعالیٰ مہربان کا اس نے ذکر کیا ہو) ”فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ (اس کی دونوں

آنکھوں تر ہو گئیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے)"مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ"(اللہ تعالیٰ کے ڈر سے (سبیل اور سنت پر قائم ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا آنکھیں تر ہو گئیں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے))"فَتَمَسَّهُ النَّارُ أَبَدًا"(کبھی اس کو جہنم کی آگ چھوئے گی نہیں (سبحان اللہ))"وَإِنَّ اقْتِصَادًا فِي سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي خِلافٍ وَبِدْعَةٍ"(اور اقتصاد سبیل اور سنت میں یعنی کم سنت اور سبیل پر عمل کرنا اُس سے خیر ہے اور بہتر ہے کہ خلاف اور بدعت میں اجتہاد کرنا)۔

لوگ اجتہاد کرتے ہیں نا بدعت پر کہ ساری رات جاگتے ہیں اور جشن مناتے رہتے ہیں، ساری رات! (سبحان اللہ) کیا ملتا ہے مجاہدہ ہے کہ نہیں؟ دو لاکھ مرتبہ اللہ ھو اللہ ھو پڑھنا ہے مجاہدہ ہے کہ نہیں؟ کیا خیال ہے کس لیے اجتہاد کیا جا رہا ہے اُس سے بہتر نہیں تھا اگر صرف سو مرتبہ پڑھ لیتے سبحانہ اللہ و بحمدہ، سبحانہ اللہ و بحمدہ، سبحانہ اللہ و بحمدہ؟! کیا ملے گا ایک واضح حدیث میں کیا ہے؟ سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ (سبحان اللہ)۔ کتنے گناہ ہیں سمندر کی جاگ دیکھی ہے؟! دنیا کے سمندروں کی جھاگ اکٹھا کر لیں سو مرتبہ پڑھیں سبحانہ اللہ و بحمدہ بشرطیکہ سبیل سنت ہونی چاہیے بدعتی کے ساتھ کام نہیں چلے گا۔ ایک شخص سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت بھی کرتا ہے تو اس کی سنت باقی رہتی ہے الا یہ کہ بدعۃ مکفرۃ نہ ہو، بدعۃ مکفرۃ سارے عمل اکارت کرتی ہے اور جو عام بدعت وہ خود جو عمل ہے اس کو اکارت کر دیتی ہے (یہ فرق سمجھیں ذرا) لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں اگر سنت کی آپ پیروی کرتے ہیں تو کتنی آسانی ہے واللہ!

اُن کو کیا چاہیے جو ذکر کثیر کو دو لاکھ تین لاکھ مرتبہ اللہ ھو اللہ ھو کا جو ذکر کرنا چاہتے ہیں یا ھو ھو کا ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ کس لیے کرتے ہیں جنت کے لیے یا دوزخ کے لیے؟ گناہ معاف کرنے کے لیے نا، تو "سبحانہ اللہ و بحمدہ" گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تب بھی مٹ جائیں گے۔

اچھا یہ کس نے کہا ہے کہ اللہ ھو سے گناہ معاف نہیں ہوتے اور یہ کس نے کہا ہے کہ ھو ھو سے گناہ معاف نہیں ہوں گے؟ جس نے یہ فرمایا ہے کہ سبحانہ اللہ و بحمدہ سے گناہ مٹیں گے اسی نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے بغیر کسی اور راستے سے گناہ نہیں مٹیں گے اور بڑھیں گے۔ "فعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي"(سبحان اللہ)، "وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ"(سبحان اللہ)، "كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ" کس کا فرمان ہے؟ آپ کہتے ہیں کہ اللہ ھو اللہ ھو میں جنت ہے ہدایت ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بدعت ہے گمراہی ہے تو پھر تم لوگوں کی بات مانیں یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو ماننا چاہیے؟!

کوئی بھی عقل مند (صرف عقل کا ہونا لازمی ہے) مسلمان یقیناً اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی پیروی کرے گا اس فرمان کے سامنے اپنا سر جھکائے گا اور ان لوگوں میں شامل ہوگا" مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى"، اُن میں سے دوری ہوگی لیکن جب کوئی شخص اپنی مان مانی کرتا ہے ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ نہیں یہ بھی تو اللہ کا ذکر ہے! اب کہاں سے آیا اس سے پوچھو تو کہتا ہے اُس کے پیچھے ایک راز ہے اگر تم یہ کہو گے لا اِلٰہ اِلا اللہ اور لا اِلٰہ پر موت آگئی تو کفر موت آئی اس لیے مختصر ہم کر دیتے ہیں پورے کلمے کو کہو اللہ ھو۔ اچھا اللہ پر موت آ گئی! تو اس لیے ھو ھو کہو بس ھو ھو ھو ھو (سبحان اللہ)۔ دیکھا شیطان نے کیسا کام کیا ہے!

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کی زبان پر آخری وقت میں لا اِلٰہ اِلا اللہ کا کلمہ ہو جنت میں داخل ہوا (نہیں!) اور شیطان نے اُن کو کس طریقے سے اس نعمت سے محروم کیا ہے اس خیر سے محروم کیا ہے کہ اگر لا اِلٰہ پر موت آگئی! تمہارا قصور ہے کہ موت کا فرشتہ پہلے آگیا تم تو لا اِلٰہ کہہ کر اِلا اللہ کہنا چاہتے تھے تو ایمان پر یا کفر پر موت ہوئی؟" إِنَّمَا الأَعمالُ بالنِّيّات"۔ آپ جو کہتے ہو بغیر نیت کے کہتے ہو یا نیت کے ساتھ کہتے ہو؟ اگر تمہاری نیت یہ تھی کہ کوئی اِلٰہ نہیں ہے تب کو کفر ہے کہ نہیں چاہے موت آئے یا آئے اور اگر تم یہ کہنا چاہتے ہو لا اِلٰہ اِلا اللہ اور پہلے موت آ جائے!

اچھا جس کو موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا کیا وہ جہنمی ہے ہر صورت میں یہ کس نے کہا؟! ایک خوشخبری ہے کہ جس کی زبان پر لا اِلٰہ اِلا اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔ کیا اس پر عمل بھی شامل ہے، ایمان، عقیدہ صحیح ہونا باقی شرطیں ہیں کہ نہیں؟ اس لیے آپ دیکھتے ہیں کہ بعض بدعتی کہتے ہیں ارے! میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے ہمارا جو امام ہے (یعنی بہت بڑا روافض کے علماء میں سے تھا، کہتے ہیں) یہ تو وہابی ایسے ہی کہتے رہتے ہیں ہم نے خود سنا ہے خمینی کلمہ پڑھ رہا تھا، فلاں کلمہ پڑھ رہا تھا فلاں کلمہ پڑھ رہا تھا۔ کیا وہ جنتی ہیں سارے؟! (سبحان اللہ)۔

تو میرے بھائی عقیدے کا صحیح ہونا صحیح منہج کی اتباع کرنا یہ لازمی ہے کیا ممکن ہے یہ اللہ ھو ممکن ہو سکتا ہے؟ ہم یہ نہیں کہہ سکتے سارے جھوٹے ہیں ہو سکتا ہے کہ ایسا ہو کوئی بدعتی ہو اُس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے دے ہو سکتا ہے کہ آخر وقت میں اس نے توبہ کر لی ہو۔ اس لیے دیکھیں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ایک اصل کیا ہے؟ کہ کسی کے لیے جنت اور دوزخ کی ہم گواہی نہیں دیتے مرنے کے بعد اِلا جس کی دلیل ہو۔ تو جنت دوزخ میں ہمیں نہیں

پتہ کہ وہ کہاں گیا ہے وہ اللہ کے حوالے ہے۔ کافر ہے تو دنیا میں کافر تھا معاملہ بھی کفار والا ہوا مر گیا اللہ أعلم کہاں ہے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ مومنوں کی آزمائش کے لیے ممکن ہے کسی کی زبان پر جاری کردے، نہیں!۔

جب کوئی بُت پرست کسی بُت سے مانگتا ہے اولاد مانگتا ہے، رزق مانگتا ہے اسے نہیں ملتا؟! تو کیا یہ دلیل ہے کہ یہ بُت حق پر ہے اور معبود ہے ان سے مانگنا چاہیے؟! تو اُن کو پھر کیوں دیتا ہے اللہ تعالیٰ؟ وہ بُت دیتا ہے یا اللہ تعالیٰ دیتا ہے اولاد کون دیتا ہے رزق کون دیتا ہے؟ صحت کون دیتا ہے؟ تو اُن کے ذریعے کیوں دے رہا ہے؟! ورنہ اگر اللہ کا قانون ایک ہوتا کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مانگتا اس کی کبھی کوئی خواہش پوری نہ ہوتی کوئی اس کی طلب پوری نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ ایمان بالغیب ہوتا۔ سب کہتے کہ یہ سارے باطل ادیان ہیں ایک اللہ کو مانو۔ ایمان بالغیب کا مطلب کیا ہے اُن میں سے یہ بھی شامل ہے۔

قبر کے عذاب کے بارے میں ایک کسی نے ایک سوال کیا تھا کہ بھئی اگر کوئی شخص کسی خاص طریقے سے دو رکعت نفل پڑھے پھر خاص سورۃ التکاثر (یا پتہ نہیں کون سی سورۃ) چالیس مرتبہ پڑھے، پتہ نہیں درود کون سا پڑھے تو پھر وہ سو جائے اسے پتہ چلے گا کہ اس کا جو پیارا مر چکا ہے قبر میں اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

میں نے کہا یہ کس نے کہا ہے کہ قبر میں کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا یہ ہمارے ذمے کام لگایا ہے کسی نے؟ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا ہے؟ اچھے کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے مغفرت کردے اس کو جنت میں داخل کردے اور اسی کے لیے جو بُرائی پر مر رہا ہوتا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے، نہیں! اب اس کھوج میں رہنا کہ قبر میں اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کشف کے لیے ہم کوئی خاص کسی بدعت پر عمل کریں! (سبحان اللہ)۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ ہوتا بھی ہے! میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے ہوتا ہے تو کیا پتہ جو تمہیں اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ صحیح یا غلط ہے اور یہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ جو تم دیکھ رہے ہو عین حقیقت اس کی یہی ہے کہ بڑا خوش تھا قبر میں بڑا کشف ہوا ہمیں قبر میں بڑا خوش و خرم تھا وہ جنت کا باغ ہم نے دیکھا قبر میں اس کا؟! اگر یہ ہمارا معیار رہا اور نصوص اور سلف کے اقوال کو ہم نے پس پشت ڈال دیا اور اس راستے کو ہم نے اختیار کیا تو سوائے ہلاکت کے اور تباہی کے باقی بچے گا

کیاامت میں؟!(سبحان اللہ)۔تو اس لیے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان جو ہے اس کو انڈر لائن کر لیں اور دیکھیں کہ سبیل اور سنت راستہ جو سنت پر قائم ہے سبیل المؤمنین ہے اس کو مضبوطی سے تھامنا جو ہے وہ بہت لازمی ہے اس لیے کہ نجات کا راستہ کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (23: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔